اشاعۃ السنۃ

نمبر ۶ و ۷ و ۸ — مع ضمیمہ — جلد (۷)

بابت ماہ شعبان و رمضان و شوال سنہ ۱۳۰۱ نبوی مطابق جون جولائی و اگست سنہ ۱۸۸۴ء



قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابون و رئیسون سے سالانہ ۵ گورنمنٹ اور عام اغنیاء سے صہ متوسط اہل وسعت سے ۸ کم وسعت لوگون سے ۱۲ بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت کرین **دعا خیر**-

خط و کتابت و ارسال زر مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونا چاہیے اور سبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا- **ابو سعید محمد حسین**- مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار واجب الاظہار

ایک شخص **فیض الحق** نامی پست قامت پیوستہ ابرو- گربہ چشم- گندم گون- عرصہ دو سال سے ہندوستان و پنجاب کے اکثر شہرون مین ہمارا رشتہ برادری جتاکر ہمارے نام کے جعلی خطوط دکہاکر لوگون کو دہوکہ دے رہا ہے- پہلے تو وہ قیمت اشاعۃ السنہ لوگون سے وصول کرتا رہا جسکے انسداد کیلئے اشاعۃ السنہ رسالہ کے نمبر ۳ و ۴ کے معمولی اشتہار مین مجملاً بلا ذکر نام یہہ اسکا حال جتایا گیا تہا اور اسکے بعد ہمیشہ اسی اشتہار مین اسکے خیال سے یہہ فقرہ لکہا جاتا ہے کہ ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی کے کسی اور سبیل سے نہو- آب اسنے اپنے ہاتہہ کو اور پہیلایا ہے اور خریداران اشاعۃ السنہ کے علاوہ عام لوگون کا مال مارنا شروع کر دیا ہے- بہت لوگون سے ہمارا نام لیکر قرض اُٹہایا اور ادا نہین کیا کسی سے کچہہ عاریۃً لیا تو واپس نہین دیا بہت جگہہ ہمارے نام کے جعلی خطوط متضمن سفارش اور جعلی فہرستین چندہ بنا مسجد دکہاکر روپیہ وصول کرنا چاہا- بعض جگہہ سے دوسرے کے نام کا روپیہ جعلی دستخط و رسید دیکر وصول کر لیا- **لہذا** محض حسبۃً للہ لوگون کے اموال و حقوق کی صیانت کی نظر سے بتصریح اسکے نام و حلیہ کے یہہ اشتہار جاری کیا گیا ہے- احباب و اخوان اسکے شر سے بچین- ہمارے نام و لحاظ سے اسکے دہوکہ مین نہ آجاوین بلکہ ہمارا نام لیکر ہمارا رشتہ جتاکر ہمارا خط دکہاکر جو کوئی کسی سے کچہہ مانگے کسی نام یا کسی صورت کا ہو اوسکا اعتبار نکرین اور یہہ سمجہہ رکہین کہ اس مضمون کے خطوط لکہنے کی ہماری عادت نہین- رہا معاملہ لین دین متعلق اشاعۃ السنہ سو بجز ڈاک سرکاری یا مقررہ اشخاص کے نہو جو شخص اپنا روپیہ بجز اشخاص مقررہ کسی کے ہاتہہ مین دیگا وہ اپنے روپیہ کا خود ذمہ وار ہوگا-

ابو سعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ

مطبوعہ چشمہ نور امرتسر

اطلاع تقریب
نمبر ۶ و ۷ جسمین ریویو براہین احمدیہ تمام ہوا ... معمولی مقدار سے دو چند چہپوایا گئے ہین قیمت ... ہر دو عام خریداران سے ... اور جو ۵ نسخہ خرید ... انکو یہ قیمت معاف ... جو خریدار کم وسعت ہو ... یا جو ... تقسیم کریکیلئے ... خریدین ... کی ہے-
یہہ دو نمبر ہواف کے علاوہ اشخاص ذیل سے ... مقامات ذیل مین ... (۱) لاہور کشمیری بازار ... (۲) امرتسر ... نگلاو دار ... صاحب- حافظ ... صاحب-

امورا وضح من الشمس وابین من الامس ست و لہذا قال اکثر المتکلین التفضیل عندنا بالفوقیة لا بالفضائل ،،

حضرت شاہ ولی اللہ کے تلمیذ جیب صاحب کتاب دراسات اللبیب نے بھی اپنی اسی کتاب مستطاب مین اہل بیت نبوی اور عام اہل ولایت کو محفوظ کہا ہے اسمقام مین نقل کلام جناب ممدوح بھی موجب فوائد ہے از انجملہ ایک فائدہ یہہ ہے کہ جو اس زمانہ کے اہل بدعت و اعدا ر سنت اس حامل لوار اہل سنت کو شیعہ بناتے ہین وہ انکا کلام بلاغت نظام پڑہکر شرمائین اور اپنے سوءظنی اور بدزبانی سے باز آئین - اور یہہ خیال کرین کہ جس بات پر وہ انکو شیعہ بناتے ہین وہ وہی بات ہے جو آپ سے پہلے اکابر اہل سنت کہہ چکے ہین صاحب دراسات یہہ بہی کہہ چکے تھے کہ جو عصمت انبیا سے مخصوص ہے مین اس عصمت کا اعتقاد اہل بیت کے حق مین نہین رکہتا جیسے کہ شیعہ اعتقاد رکہتے ہین مجہہ پر کوئی شیعہ ہونے کی تہمت نہ لگاوے جیسے حافظ حسکانی پر ذہبی نے لگا دی تہی پر یارون نے اسبات کی بہی کچہہ پرواہ نہ کی - صرف لفظ عصمت سنتے ہی انپر تشیع کی تہمت لگا ہی دی -

آپ صفحہ ۲۰۰ دراسات مین فرماتے ہین - متکلمین نے کہا ہے حفظ اور عصمت

وقد قال المتکلمون الفرق بین الحفظ والعصمة ان الاول عدم صدور الذنب والخطاء والثانی استحالة صدوره فالانبیاء قام الدلیل علی استحالة صدور ذلك عنهم وغیر الانبیاء ربما یحفظون فلا یصدر عنهم الذنب والخطاء مع جواز الصدور فالانبیاء	مین یہہ فرق ہے کہ حفظ تو عدم صدور گناہ اورخطا کا نام ہے عصمت یہہ کہ صدور گناہ وخطا جائز ہی نہو عقلاً محال ہو انبیا سے صدور گناہ وخطا کے محال ہونے پر دلیل قائم ہے - انبیار کے سوا اورون سے گناہ سرزد نہین ہوتے گو انکا صدور جائز ہے لہذا انبیا معصوم ہین اور اولیا

معصومون والاولیا محفوظون
ان شاء الله تعالی - × × × ×
ولست عقدة الانامل علی ان العصمة
الثابتة فی الانبیا علیهم الصلوة
والسلام یوجد فی غیرهم وانما اعتقد
فی اهل الولایة قاطبة العصمة بمعنی
الحفظ وعدم صدور الذنب لا استحالة
صدوره والائمة الطاهرین اقدم
من الکل فی ذالک وبذالک یطلق علیهم
الائمة المعصومون فمن رمانی من
هذا المبحث باتباع مذهب غیر السنة
مما یعلم الله سبحانه برائتی فعلیه اثم
فریته والله خصیمه وکیف لا اخاف
الاتهام من هذا الکلام وقد خاف
شیخ ارباب السیر فی السیرة الشامیة
من الکلام علی طرق حدیث رد الشمس
بدعائه صلی الله علیه وسلم لصلوة علی رض
وتوثیق رجالها ان یرمی بالتشیع حیث
ذکر الحافظ الحسکانی فی ذالک سلفا له
ولتنقل ذالک بعین کلامه قال
رحمه الله تعالی لما فرغ من توثیق

محفوظ - پھر اہلبیت کی عصمت (یعنی حفاظت)
پر احادیث نبویہ سے استدلال کرکے بہ صفحہ
۲۱۵ آپنے فرمایا ہے میرا (اس بحث و
بیان مین) یہہ اعتقاد نہین ہے کہ جو
عصمت انبیا مین پائی جاتی ہے - وہ
اورون مین موجود ہے تبھی اہل ولایت
کی نسبت مین عصمت بمعنی حفظ اور
عدم صدور گناہ ہی کا اعتقاد رکھتا ہون
اس بات مین ائمہ طاہرین اور اولیا سے
مقدم ہین اسی نظر سے انپر ائمہ معصومین کا
لفظ بولا جاتا ہے پھر جو کوئی اس بحث
کے سبب مجھے اتباع مذہب غیر اہل سنت
(یعنی شیعہ) کی طرف منسوب کرے
جس سے میرا بری ہونا خدا کو معلوم ہے تو
اسی پر اس کے افترا کا بوجھ ہے اور
خداتعالے خود اسکا خصم و مدعی ہے
اس اتہام سے مین کیونکر نہ ڈرون جس
حالت مین مجھسے پہلے صاحب سیرت
شامیہ اس حدیث پر (جسمین حضرت
علی مرتضی کی نماز کے لئے آفتاب کو
غروب سے پھیرنے کی دعا آنحضرت سے

رجال سنده ليحذر من يقف على كلامي
هذا هنا ان يظن بي اني اميل الى التشيع
والله تعالى علم ان الامر ليس كذلك
قال والحامل على هذا الكلام يعني
قوله وليحذر الى اخره ان الذهبي
ذكر في ترجمة الحسكاني انه كان يميل
الى التشيع لانه املا جزأ في طرق حديث
رد الشمس قال وهذا الرجل يعني
الحسكاني ترجمه تلميذه الحافظ عبدالقادر
الفارسي في ذيل تاريخ نيسابور فلم
يصفه بذلك بل اثنى عليه حديثا
حسنا وكذلك غيره من المؤرخين
فنسال الله تعالى السلامة من الخوض
في اعراض الناس بما لا نعلم وبما نعلم
والله تعالى اعلم انتهى اقول هذا الجرح
في الحافظ الحسكاني انما نشاء من
كمال صعوبة الجارح والخراقه من
مناهج العدل والانصاف والا
فالحافظ من خدمة اهل الحديث الخ

(دراسات اللبيب)

مروی ہے) کلام کرنے کے وقت اس
نسبت تشیع سے ڈرے تھے - کیونکہ
انہون نے اپنی پہلے حافظ حسکانی کو اس اتہام کا
محل پایا اب ہم اصل کلام صاحب سیرت نقل کرتے ہین
صاحب سیرت شامی نے حدیث مذکور کی راویونکی توثیق سے
فارغ ہو کر فرمایا کہ جو میرے اس کلام پر مطلع ہو وہ اسبات
سے بچے کہ میری نسبت شیعہ ہونے کا
گمان کر بیٹھے - خدا جانتا ہے مین شیعہ
نہین ہون مجھے اس کہنے پر باعث یہہ ہوا
ہے کہ ذہبی نے ترجمہ (بیان حال) حسکانی
مین کہدیا ہے - کہ وہ مذہب شیعہ کیطرف
مائل ہے - کیونکہ اُس نے آفتاب کے
پھر آنے کی حدیث کی تائید مین ایک جزو لکھا
ہے صاحب سیرت شامی فرماتے ہین کہ
حافظ حسکانی کا ترجمہ اُسکے شاگرد حافظ عبدالقادر
فارسی نے تاریخ نیساپور کو ذیل مین لکھا تو اسکو
مذہب شیعہ کیطرف منسوب نہین بلکہ اسکی اچھی
تعریف کی ہے ایسا ہی اور موزخون نے اس کی
تعریف کی ہے - پس ہم خدا سے سوال کرتے ہین
کہ وہ ہمکو لوگون کی ابرو ریزی سے بچاوے -
صاحب سیرت شامیہ کا کلام اتمام ہوا

صاحب دراسات فرماتے ہین حافظ حسکانی کی نسبت جرح (اعتراض) معترض کی سختی اور طریق عدل وانصاف سے کجروی کے سبب سے ہے ورنہ حافظ حسکانی تو حدیث کے خدام سے ہے"

ناقل (ایڈیٹر) **کہتا ہے** جبکہ ذہبی جیسے اکابر علما راس تعصب سے نہ بچ سکے تو آج کل کے تو خیر مدعیان حنفیت پر (جو صاحب دراسات کو اعتقاد عصمت اہل بیت کے سبب شیعہ بناتے ہین) یا نوجوان مدعیان اتباع سنت پر جو ایک مسئلہ جزئی ظنی غیر قطعی اجمالی غیر تفصیلی (تفضیل شیخین) کے سبب پہلے اور پچھلے اہلحدیث کو شیعہ بناتے ہین (جسکا تفصیلی بیان نمبر ۱۲ مین آتا ہے) کیا افسوس ہے؟

ان عبارات واقوال کے موید بعض اقوال دلیل دعوی چہارم مین بھی آئینگے انشاء اللہ تعالیٰ - ان اقوال وعبارت سے یہ ثابت ہوا کہ دعوی عصمت اولیا اور اسپر آیات مذکورہ سے استدلال کرنے مین - راقم متفرد نہین ہے - پہلے اکابر اہل اسلام بہی یہ دعوی واستدلال کر چکے ہین - بالفعل ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہین آگے ہمارے ہمعصر خصوصاً اہلحدیث ان اکابر اور ان کے اقوال مین کچھہ چون وچرا کرین گے - اور ان پر بدعتی ہونیکا فتوے لگاوین گے تو ان سے پہلے علماء کے اقوال پیش کئے جائین گے وباللہ التوفیق -

دلائل دعوی دوم

دلیل عقلی

جب دلائل دعوی اول سے ثابت ہوا - کہ ایسا الہام جسکی عصمت

الخطاب شارح مختصر الخلیل قال مشینا مع
شیخنا العارف باللہ تعالی الشیخ عبد المعطی
التونسی لزیارۃ النبی صلعم فلما قربنا من الروضۃ
الشریفۃ ترجلنا فجعل الشیخ عبد المعطی
یمشی خطوات و یقف حتی وقف تجاہ القبر
الشریف فتکلم بکلام لم نفہم فلما انصرفنا سالناہ
عن وقوفہ فقال کنت اطلب الاذن من
رسول اللہ صلعم فی القدوم علیہ فاذا قال اقدم
قدمت ساعۃ ثم وقفت وھکذا حتی وصلت الیہ
فقلت یا رسول اللہ کلما روی البخاری عنک صحیح فقال
صحیح فقلت لہ ارویہ عنک یا رسول اللہ صلعم
قال ارویہ عنی وقد اجاز الشیخ عبد المعطی نفعنا
اللہ تعالی بہ الشیخ محمد الخطاب ان یرویہ عنہ
ھکذا کلوا احد اجاز من بعدہ و اجازنا السید
احمد بن عقیل القاسی النخلی ان یرویہ عنہ و اجاز النخلی
لابی طاہر و اجاز ابو طاہر لنا (انتباہ ورق ثمن)

توقف کا سبب پوچھا انہون نے
فرمایا مین آنحضرت سے
حاضر خدمت ہونیکا اذن
چاہتا تھا آپ نے فرمایا آ
تب مین آگے ہوا پہر مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جو کچھہ آپ سے
امام بخاری نے روایت کیا ہے
وہ سب صحیح ہے مین آپکی طرف سے
اسکو روایت کرون آپ
نے فرمایا ہان صحیح ہے تو میری
طرف سے اسکو روایت کر۔
اس حدیث کے روایت کرنے کی
اجازت شیخ عبد المعطی نے اپنے شاگرد
شیخ محمد خطاب کو دی انہون نے اپنے
شاگرد کو ایسا ہی نیچے والون تک یہانتک
کہ شیخ ابو طاہر استاذ حضرت شاہ ولی اللہ نے حضرت شاہ ولی اللہ کو۔ اور اپنے
رسالہ فیوض الحرمین ایسی باتین جو بذریعہ کشف آپکو آنحضرت سے حاصل ہوئی
ہین بہت بیان کی ہین پر انکی تفصیل سے خوف تطویل ہے

اور از انجملہ صاحب دراسات ہین جو اس کتاب کے صفحہ
۳۹ مین فرماتے ہین کہ جو کوتاہ نظرون کو وہم ہوا ہے کہ اجتہاد کا محل اخذ

وما يتوهم القاصرون من ان الاجتهاد ماخذه
الكتاب والسنة والكشف ليس طريقا للاخذ
عنهما فباطل لان الكشف طريق حيازة لاخذ
الحديث ومعنى القران عن النبي صلى الله عليه وسلم
يقظة شفاها وقال صلى الله عليه وسلم في الرؤيا
الصالحة ما قال فكيف في الكشف واين
الاجتهاد من ذلك فهو اقوى من كل اسباب
العلوم بعد الوحي فانه رشح ترشح من بحره
والقول بانه لو كان الكشف حجة يسمع
اتباعها لكان حجج الشريعة خمسة وقد
اتفقوا على انها اربعة مردود فانه لم
يقع الاتفاق على حجة القياس هو حجة
عند القائلين به فكذلك الكشف وان لم
يقل بحجته اهل الظاهر فهو حجة عند اهله
بل هو عندهم ما يوجب اليقين كما هو مبسوط
(دراسات ص ۳۰۹)

کتاب وسنت ہو اور کشف کو کتاب وسنت
سے احکام لینے کی طرف راہ نہین سو باطل
ہے آنحضرتؐ سے حدیث اخذ کرنے اور
قرآن کے معنی پوچھنے کے لئے کشف جاگتے
راہ ہے آنحضرتؐ نے سچے خوابون کے
باب مین (جو کشف سے کمتر ہین) فرمایا
سے ہے جو فرمایا ہے - پس کشف کی
نسبت آپکا کیا حکم ہوگا اور اجتہاد کا اسکے
سامنے کیا رتبہ ہے - وہ تو علم کی سبھی وسائل (اجتہاد
وغیرہ) سے قوی تر ہے کیونکہ وہ اسی وحی
کے دریا کا ترشح ہے اور یہ
کہنا کہ اگر کشف ان دلائل سے ہوتا
جنکا اتباع جائز ہے تو چاہئے تھا کہ دلائل شرعی
پانچ ہوتے حالانکہ انکا اتفاق اسپر ہے کہ وہ دلائل
چار ہین - لائق قبول نہین ہے کیونکہ اتفاق تو
ان چار دلیلون پر بھی نہین ہوا انمین سے قیاس پر
اتفاق کب پایا گیا ہے - ایسا ہی کشف بھی اسکو علماء ظاہر نہین مانتے تو اسکے اہل تو مانتے
ہین بلکہ وہ انکے نزدیک موجب یقین ہے -

پھر اس کتاب کے صفحہ ۳۰۹ سے ۳۱۲ تک اتحاف العارفین شیخ محمد برسی
اور انوار قدسیہ اور طبقات الاولیا عبدالوہاب شعرانی اور طبقات الاولیا
ابن الملقن سے اس مضمون کی چند حکایات نقل کی ہین جنمین اہل اللہ کا آنحضرتؐ

قال ایضاً حکی عن بعض الاولیاء انه حضر مجلس فقیه فروی ذلك الفقیه حدیثا فقال له الولی هذا باطل قال من این لك هذا فقال هذا النبی صلی الله علیه وسلم واقف علی راسك یقول انی لم اقل هذا الحدیث وکشف لذلك الفقیه فرای النبی صلی الله علیه وآله وسلم

(دراسات ص ۳۱۰)

سے احادیث کی صحت دریافت کرنا پایا جاتا ہے ان میں سے ایک ولی سے یہ حکایت نقل کی ہے کہ وہ ایک فقیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور فقیہ نے ایک حدیث بیان کی تو اس ولی نے کہا یہ حدیث جھوٹی ہے فقیہ نے پوچھا تم نے یہ کہاں سے جانا اس ولی نے کہا یہ دیکھ آنحضرت صلعم تیرے سر پر کھڑے ہوئے فرما رہے ہیں کہ یہ حدیث میں نے نہیں کہی۔ اسوقت اس فقیہ کو بھی کشف ہو گیا اور اس نے آنحضرت کو کھڑے ہوئے دیکھ لیا۔

اور از انجملہ مولانا محمد اسمٰعیل ایک سرگروہ اہلحدیث ہیں جو کتاب صراط مستقیم میں بصفحہ ۴۳ فرماتے ہیں بر اہل فکار و فطانت و ارباب تحدس و کیاست کہ بلطافت ذہن و صفائی قریحہ بمغز این کلام و خلاصہ این مقام رسیدہ باشند پوشیدہ نخواہد ماند کہ صدیق من وجہ متعلم انبیا میباشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق ذکی القلب است رضا و کراہت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان عقائد خاصہ و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات شخصیہ و صلاح و فساد و نظام جواب الحفظ در وقائع و معاملات جزئیہ بنور جبلی خود دریافت مینماید مثلاً بشہادت قلب خود میداند کہ فلان قول مخصوص یا فعل مخصوص مرضی حق است یا غیر مرضی و فلان عقیدہ خاصہ حق است یا باطل و فلان خلق مخصوص محمود است یا مذموم و فلان معاملہ خاصہ کہ فیما بین اہل منزل یا اہل مدینہ منعقد شدہ یا فلان رسم مخصوص کہ در فلان قوم ترویج یافتہ موافق نظام اتم است یا مخالف آن پس احکام این امور مذکورہ او را بدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصاً و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی است و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل است پس بنور جبلی او بسوی کلیات حقہ منعقدہ در حظیرۃ القدس کہ برائی تربیت نوع انسان عموماً متعین گردیدہ او را رہنمونی میسر می آید آن کلیات در ذہن او علی وجہ الالہام